www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ماہر القادری

ترا نطق وحیِ یزداں، تری بات شرحِ قرآں

ترا نطق وحیِ یزداں، تری بات شرحِ قرآں
ترا نام دل کی تسکیں، ترا ذکر راحتِ جاں

ہوئی تیری آمد آمد تو برائے خیر مقدم
کہیں کھل گئے گلستاں کہیں ہو گیا چراغاں

ہے جہانِ آب و گِل میں ترے دم قدم سے رونق
تو فروغِ بزمِ ہستی، تو بہارِ باغِ امکاں

ترا ذکر جب کیا ہے تو رواں ہوئے سفینے
ترا نام جب لیا ہے تو ٹھہر گئے ہیں طوفاں

ترے در پہ حاضری کا وہ سماں بھی کیا سماں ہے
مرے دل کی التجائیں، مرے آنسوؤں کی لڑیاں

وہ ہے خوش نصیب جس کو ملی عزتِ غلامی
ترے در کے سب غلامی وہ فقیر ہو کہ سلطاں

تری ذات سے محبت، ترے حکم کی اطاعت
یہی زندگی کا مقصد، یہی اصل دین و ایماں

تری زندگی کا پرتو ہے کمالِ آدمیت
تری شخصیت سے قائم ہے وقارِ نوعِ انساں

میں یہ نعت لکھ رہا ہوں کہ درود پڑھ رہا ہوں
میں غزل سنا رہا ہوں کہ چٹک رہی ہیں کلیاں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ